# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ | قیمت سالیانہ معہ محصول عہ

نمبر ۲۶ جلد ۳ | لودیانہ یکم جولائی ۱۸۷۵ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی


## اشتہار

منجانب

### صاحبان ہل اور ہتھیہ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برامد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور ہتھیہ انکے قایم مقام ہوکر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمت میں جنہیں لنڈن سے کچھ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں۔

صاحبان ہل اور ہتھیہ نے مدت سے اشیا کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہی اور ہمیشہ عمدہ اور نادر اشیا کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب خرید کر بحفاظت تمام بند کر کے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت ہوتی ہی پادری صاحبان سے کچھ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں۔

مناسب ہی کہ جو صاحبان جدید جسقدر اسباب طلب فرماویں قیمت اسکی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرمادیں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کردیں۔

صاحبان ہل اور ہتھیہ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور ادکاٹ اور دیلور اور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں۔

جو صاحب کچھ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نور افشاں سے دریافت کر سکتے ہیں۔

## اشتہار کتاب

### مسمی بہ ریلیس اگنٹیس کے اقرارات

کتاب مذکور کا جناب پادری سے ۔ ہیولیٹ صاحب مہتمم مشن پریس مرزاپور نے لاٹینی زبان سے اردو میں ترجمہ کیا ہی پادری صاحب موصوف نے اسکے ترجمہ میں بڑی کوشش کی اور محنت سے بالکل دریغ نہیں کیا ایسی محنت گوارا کئے بغیر ریلیس اگنٹیس صاحب کے روحانی جانفشانی وجد و جہد جو انہوں نے واسطہ دریافت سچائی مذہب عیسائی کے برداشت کی تھی اور اُس بزرگ کی روحانی تجربہ کاری جو کہ اکثر سچے عیسایوں کی دلی تجربہ کاری کا نمونہ ہی بخوبی ظاہر نکئے جاتے سو پادری صاحب نے اُسکو بخوبی عمدہ عبارت اردو سلیس میں بیان کیا۔ اور کچھ یہی محنت و کوشش جو خود کی ہی نہیں ہی بلکہ اس کتاب کے ترجمہ کے ہر ایک فقرہ کی کئی کئی دفعہ نظر ثانی کی اور چند پروف ہندوستانی عالموں کو جو زباندانی میں کامل بہرہ رکھتے ہیں بدین نیت دکھلائے کہ کوئی نقص اس کتاب میں زباندانی کا رہ نہ جاوے۔

ہم امید نہیں کرتے کہ یہہ کتاب ہندوستانیوں کو جلد تر مرغوب طبع ہو کیونکہ اسکے مضامین ایک اول درجہ کی سچائی دکھلانیوالے ہیں۔

بالفعل اسکی قیمت کچھہ قرار نہیں پائی کیونکہ ابھی مشن پریس مرزاپور میں چھپ رہی ہی عنقریب چھپکر شایع ہونیوالی ہی جس کسیکو خریدنا منظور ہو جناب پادری ہیولیٹ صاحب مہتمم مشن پریس مرزاپور سے درخواست کریں اس کے مضامین کی عمدگی دکھلانے کے واسطے ایک فصل

## بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

### بختیار کا مالیر کوٹلے کی سرا میں اُترنا اور کام کاج کی صورت نکالنا

شام کے قریب جب بختیار سرا میں داخل ہوا تو اُتارے کے مکان کے لئے اِدھر اُدھر تاکنے لگا چاروں طرف سے بھٹیاروں کی دعوت ہونے لگی کوئی کہتی صاحب اِدھر آیئے مصفا مکان لیجئے کوئی کہتی میرے یہاں سب قسم کا کھانا تیار ہو کھایئے اور آرام کیجئے کوئی پکارتی چارپائی بچھی ہو حقہ دھرا ہو کوئی خدا سے بول اُٹھتی جایئے کھٹملوں کا مزا ہو۔ چونکہ گرمی کی شدت شروع جیٹھہ کا مہینہ دن بھر کا تھکا لب خشک اور چہرہ زرد پاؤں پر آبلہ اور سر میں درد راستہ کی گرد دھول بدن پر چھائی ہوئی اور طبیعت گھبرائی ہوئی تھی نہ کھڑا ہونے کے اوسان اور نہ بات کرنے کی طاقت ؎ دم تلک تو اُسکے مُنہہ سے اب نکل سکتا نہیں ﴾ نقشۂ قسمت کسی صورت بدل سکتا نہیں ﴾ پچھم کی طرف دروازہ کے قریب ایک صاف ستھرا مکان جسکے صحن پر نیم کے درخت نے چھتری کی طرح سایہ کیا ہوا تھا دیکھ کر چلا گیا ایک لمبی چوڑی نئی بنی ہوئی چارپائی بچھی تھی وہاں جا اُترا۔ بھٹیاری نے پانی وانی پلا کر حقہ تازہ کر کے سامنے لا رکھا اور چلم بھرنے کے لئے تمباکو مانگا اب میاں کے گرہ میں تمباکو کا تو نام و نشان تک بھی نہ تھا راستہ میں صرف دانو گھاٹ یا مسافروں کے جلے ہوئے گلوں پر گذارہ رہا تھا بولا کہ ابھی اپنے پاس سے بھر دے تھوڑی دیر کو اپنا منگوا لیا جائیگا غرض اُسنے چلم اُلٹائی راکھہ اُڑ کر میاں کے مُنہہ کو آئی تھوڑا بہت تمباکو ڈال لائی جب دو تین دم لگانے کے بعد اُنکی طبع درست پائی تو یہہ بات زبان پر لائی کہ کس قسم کا کھانا کھاؤگے یہہ ریاست کی جگہہ ہو بڑے بڑے مذاق کے لوگ یہاں رہتے ہیں کوئی ہفت ہزاری نواب ہو کوئی امیر ساہوکار ہو سب قسم کے کھانے تیار ہو سکتے ہیں ہر قسم کا پلاؤ زیر بریاں متنجن مزعفر دم پخت کھچڑی خشکہ ایک دم میں موجود ہو سکتا ہو ہر طرح کا سالن قورما قلیہ شبدیگ وغیرہ نہایت خوش ذائقہ پک سکتا ہو کباب جس قسم کے چاہو مہتابی شامی نرگسی حسینی وغیرہ سب قسم کے لوطرح طرح کی روٹیاں شیرمال باقرخانی گاؤدیدہ گاؤزبانی پراٹھا چپاتی کلچہ شیرابی جو چاہو سو کھاؤ یہہ تو زر کی کھیل ہو جہاں زر ہو وہاں سب چیزوں کی ریل پیل ہو ؎ اے زر نہیں یہہ تاب کہ تجھہ کو خدا کہوں ﴾ دل میں مگر یہہ آتا ہو حکم خدا کہوں ﴾ اور جو مفلس غریب ہو تو دال روٹی ہی میں گذارہ ہو سکتا ہو ؎ اے حضرتِ افلاس تیرے حُسن کے جلوے ﴾ بیرنگی و بیقدری و مایوسی و حرماں ﴾ بختیار نے یہہ کچھہ سُنا مگر طپش کی شدت اور سفر کی محنت نے بدن میں آگ پھونکی ہوئی تھی خالی پانی پی پی کر پیٹ بھر گیا تھا بھوکھہ ذرا بھر بھی نہ تھی صرف لیٹنے کو جی چاہتا تھا سو غنودگی کی حالت اور نیم خوابی کے عالم میں ہاں ہوں کرتا ہوا لیٹ گیا اور ایسا سویا کہ کچھہ خبر نہ رہی بھٹیاری نے ترس کھا دال روٹی پکا رکھی جب مسافروں کا شور و غل کم ہوا اور جوان کی آنکھہ تب بھی نہ کھلی تو خود جا کر جگایا اور کہا میاں میں اپنے دروازہ پر مسافر کو بھوکھا پڑا ہوا دیکھہ نہیں سکتی اگر تیری گرہ میں پیسا نہیں سلف بھر تمباکو کی بھی خیر سلا ہو تو بھی اُٹھہ اور کھانا کھا تاکہ انتڑیوں کو قل ہو اللہ نہ پڑھنا تیری برکت سے آج میرے گھر آٹھہ مسافر اور مہمان ہیں اُنھوں سے ایک ایک کر کے آٹھہ روٹی مجھہ کو ملی ہیں اُن میں سے دو تو بھی نوش جان کر۔ آخر بختیار آنکھہ ملتا ملتا اُٹھا خالہ جی کا گھر سمجھہ کر روٹی کھائی مسافروں کے ساتھہ ملکر حقہ کے دو ایک دم بھی لگائے اور کھانے کے دام چکائے بغیر ہی لیٹ کر سو گیا ؎ بخت خوابیدہ نے کیا خوب سُلایا ہمکو ﴾ کرنے بیدار فرشتہ بھی نہ آیا ہمکو ﴾ جب سویر ہوئی اور دن چڑھا تو میاں کو ہوش آئی پگڑی سر پر باندھہ باہر گیا قضا حاجت سے فراغت پا مُنہہ ہاتھہ دھو پھر سرا کی طرف لوٹا راستہ میں یہہ سوچتا ہو کہ کپڑے بدل کر بازار کو چلئے اور چمڑے جوتی کا نرخ معلوم کریئے مگر بلا تحقیق کسی چیز پر ہاتھہ ڈالنا اچھا نہیں اُسوقت باپ اور تائے کی رخصتی باتیں یاد آ پڑیں کہ اکثر بڑے بڑے شہروں میں چور اُچکے ٹھگ اُٹھائی گیرے بہت ہوتے ہیں دوکان داروں کے ساتھہ اُنکی آنٹ سانٹ ملی رہتی ہو اور دلالوں کے لباس میں ناتجربہ کار جوانوں کے ساتھہ ملکر خراب جنس مہنگے مول میں دلا کر دونوں طرف سے فائدہ اُٹھا رفوچکر ہوتے ہیں ایسا نہ ہو کہ اُنکے دام میں میں بھی پھنس جاؤں ؎ اے دل ذرا سمجھہ کے رقیبوں کے پاس جا ﴾ سودے میں اپنا آپ نہ تو ہار آئیو ﴾ غرض اپنے آپ میں چوکس ہو دینے باتیں کا دھیان رکھتا ہوا ڈیرے میں آ بیٹھا اتنے میں کیا دیکھتا ہو کہ ایک جوان عیار طرحدار مقبول صورت شایستہ لباس سر سے پاؤں تک سجا ہوا ظاہرا کوئی شریف زادہ آتے ہی بھٹیاری کے ساتھہ کچھہ نوک جھوک کر بختیار کے سامنے چارپائی پر آ بیٹھا اور بدستور جھیڑ چھاڑ کرنے لگا طرفین کے شوقیہ لطیفے اور حاضر جوابیاں سنکر بختیار کا جی بھی للچایا کہ بیچ میں دخل دے مگر نامحرمی اور اجنبیت کے لحاظ سے چپ چپ رہنا ہی مناسب جانا تھوڑی دیر کے بعد لطیفہ گو جوان بختیار

کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنے لگا میاں آپ کون ہیں کدھر سے آئے کیونکر آنا ہوا کب تک ٹھہرو گے۔ بختیار نے یہہ سمجھ کر کہ یکایکی کسی کو دل کا بھید نہ دینا چاہیئے ع راز دل باہر کسے اظہار کردن خوب نیست ٭ جواب میں کچھ تامل کیا اور بالکل خاموش رہنا بھی اچھا نہ سمجھکر آخر بول اُٹھا کہ دوابہ کے رہنے والا ہوں یہاں پر کچھہ کام ہو دو چار روز رہ کر چلا جاؤنگا وہ جوان اُسکے چہرہ اور بول چال سے تاڑ گیا کہ آدمی سادہ مزاج اور صاف دل مگر یارانہ طبیعت کا معلوم دیتا ہو اسکا اپنے زمرہ میں شامل ہو جانا تو بہت آسان ہو لیکن اس خوف سے کہ ایک ہی دفعہ کی گھیر گھار سے کہیں اُکتا نہ جاوے ع نہ حضرت کو آنکھیں دکھایئے ابھی ٭ نیا صید ہو یہہ بھڑک جائیگا ٭ بہتر ہو کہ اب طرح دی جاوے محبت کی دام بچھہ ہی چکی ہو آج نہیں کل تک اپنے آپ پھنس جاویگا ع چشم کرم سے عاشق وحشی اسیر ہو ٭ الفت ہی دام آہوے دل کے شکار کا ٭ اس نیت سے حقہ کی ایک اور چلم پی دو چار محبت آمیز باتیں کر اُٹھہ کھڑا ہوا جاتے وقت پیار کی نگاہ سے دیکھہ سلام علیک کی مگر اس انداز سے کہ بختیار کے دل میں گھر کر گئی جی میں کہنے لگا کہ دن بھر تو بیوپاریوں کی گپ شپ لین دین سود و اسلف میں گذر جایا کریگا اگر رات کو ایسے شخص کی صحبت کا اتفاق ہو جاوے تو کیا ہی کہنا ہو ع صحبت ہمدم طناز اگر ہو حاصل ٭ ہو توقع دل مجروم کے عقدے وا ہوں ٭ بارے دن کا کھانا کھا بازار میں گیا ادھر اُدھر پھرا پھرایا سرسری طور سے چمڑے وغیرہ کا نرخ پوچھا مگر کچھہ دیکھا بھالا نہیں کیونکہ اُس روز صرف بازار کی چال ڈھال دیکھنی منظور تھی اور بس۔ شام کو گھوم گھام کر سرا میں واپس آیا اور اُس رنگیلے جوان کی انتظار میں جسکی بات بات میں ہزار لطف بھرا تھا ڈیرہ میں آکر بیٹھ گیا ع انتظاری نے تیری خوب دکھایا لہرا ٭ صبح سے شام ہوئی شام سے پچھلا پہرا ٭ مگر وہ تو جان بوجھہ کر طرح دے گیا تھا وہ کیوں آتا آخر بختیار نے بھٹیاری کو تسلی دیکر کہ کھانے دانے کا حساب کل کو چکا دیا جاویگا شام کا کھانا لیکر کھایا اور علیحدہ چارپائی بچھا کر آرام کیا

باقی ہیفتہ آئندہ

## بعض انگریزی اخباروں کی لن ترانیاں

۴ و ۱۷ جون کے پرچوں میں دیسی اخبارات کی نسبت جو انہوں نے معاملات بڑودہ پر منہہ زوریاں کی ہیں لکھہ چکے ہیں۔ شاید ہمارے ہمعصر یہہ خیال کریں کہ انگریزی اخبارات نے جو تعصب آزادی کی راہ سے بیان کیا ہو اُس سے کیوں چشم پوشی کر گئے ہمارا ارادہ تو ہفتہ گذشتہ کے پرچہ میں اس مضمون کے درج کرنیکا تھا سو باعث عدم گنجایش درج نہو سکا اب درج کرتے ہیں اور انگریزی اخباروں کی لن ترانیاں سُناتے ہیں لیکن اتنا ہم کہے دیتے ہیں کہ ان انگریزی اخبارات کی راے سے ہمارے محسن جناب لارڈ نارتھہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند کا کچھہ بھی نہیں بگڑ سکتا ہو اور نہ صاحبان کونسل آف انڈیا ایسی رایوں پر کچھہ خیال فرماتے ہیں۔ خیال اُسی راے کا کیا جاتا ہو جو نیک نیتی سے لکھی جاوے اور اُسمیں تعصب اور نفسانیت کا کچھہ دخل نہ ہو۔ ورنہ تعصب اور نفسانیت سے تو ہر کوئی اپنے سے بڑے کو یا چھوٹے کو تحریر میں تقریر میں سب کچھہ کہہ سکتا ہو۔ جیسا کہ مستورات کا مقولہ ہو کہ ہماری لڑائی میں جسقدر کتابیں تصنیف و تالیف ہوئی ہیں اُنکے مولف و مصنف ہمارے مخالف یعنی مرد ہیں۔ اگر ہمارے ہاتھہ میں اسطرح قلم ہوتا تو ہم بھی سب کچھہ لکھہ سکتی تھیں لغایت ہی کے جھگڑوں کو دیکھہ لو کہ عام لوگ جانتے ہیں کہ اخبار اخبار سب برابر۔ اور اخبار کی عزت اور راے برابر جب ایک دوسرے میں نوک جھوک ہوتی ہو تب ایک کہتا ہو کہ فلاں اخبار کا ایڈیٹر یا مالک بالکل جاہل ہو۔ دوسرے اخبار والا کہتا ہو کہ فلاں اخبار کا ایڈیٹر محض کندہ ناتراش ہو۔ بھلا اُسوقت بھی اُنکی راے کو کچھہ وقعت ہوتی ہو۔ سرکار کو خوب معلوم ہو کہ اکثر اخبار والے بطور ترجیع مجلس کے جو چاہتے ہیں لکھہ دیتے ہیں اور اخبار کے ناظرین کو خوش کر دیتے ہیں ان انگریزی اخبارات کے جیسے خیالات ہیں خاص و عام کو معلوم ہو۔ اب ہم سب کا خلاصہ ذیل میں درج کرتے ہیں ہمارے ناظرین انصاف پسند و ہمارے ہمعصر نکتہ دان ان رایوں سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ انگریزی اخبارات نے کیا بیفائدہ نکتہ سرائی کی۔

**اخبار انڈین ڈیلی نیوز کی راے**۔ جسطرح پر کہ گورنمنٹ نے دوبارہ کارروائی بڑودہ کو برتاؤ کیا اُس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہو کہ گورنمنٹ نفسانیت کو کام میں لائی۔ کیونکہ ایک ادنی مقدمہ میں حاکم انصاف کا فیصلہ قابل خیال کے ہوتا ہو تو یہہ تو ایک بڑا مقدمہ ہو۔ پس حاکم انصاف کی دوئی کو دور کرنا چاہیئے بلکہ اُس پر غور کرنا لازم ہو گورنمنٹ کو چاہیئے کہ نہایت غور سے اِس کمیشن کے ممبروں کی راے پر عمل کرے۔ اور اگرچہ ہمیں شک نہیں کہ سابق چال چلن گائیکوار کا قابل تخت سے اُتار دینے کا ہر حال میں تھا مگر اُنکے واسطے یہہ کمیشن مقرر کرنی ناواجب تھی اور بعد کمیشن مقرر کرنیکے اُنکے پچھلے چال چلن پر سزا دینا بھی فضول تھا۔ فقط صاحب انڈین ڈیلی نیوز خود ہی اقرار کرتے ہیں کہ اُس کا چال چلن قابل تخت سے اُتار دینے کا ہر حال میں تھا۔ اور یہہ فقرہ بھی خود ہی تحریر فرماتے ہیں کہ گورنمنٹ نفسانیت کو کام میں لائی ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ ایک کلمے

ہیں آگ ایک میں پھونس کیا جسوقت صاحب اخبار مذکور یہہ راے لکھنے بیٹھے تھے شاید گرمی کے مارے حواس درست نہیں رہے ہونگے یا نشے میں ہونگے کہ اوپر کچھہ لکھہ گئے اور نیچے کچھہ جیسا کہ گورنمنٹ کو نفسانیت لکھا ہو خود ہی نفسانیت سے آپ بھرے ہوئے ہوں ہم زیادہ کیا لکھیں سواے اسکے کہ صاحب اخبار انڈین ڈیلی نیوز کی راے بالکل فضول ہو۔

اخبار انگلشمین کلکتہ کی راے۔ یہہ ایک بات غور طلب ہو کہ گورنمنٹ ہند نے بجاے اُسکے کہ گائکوار پہلے ہی تخت سے اُتار دئے جاتے اسواسطے اُن کو بعد کمیشن مقرر کرنیکے تخت سے اُتارا۔ اور اسقدر اُس بیچارے غریب کو تکلیف اور رنج دیا شاید کوئی شخص یہہ خیال کریگا کہ گورنمنٹ نے اس بات سے مقدمہ گائکوار ثابت کر لیا مگر بعد بہت سی کمزور دلیلوں کے جو رزولیوشن گورنمنٹ نے صادر کیا ہو اُسسے معلوم ہوتا ہو کہ گائکوار پر جرم ثابت نہیں ہوا۔ اور باوجودیکہ ممبران کمیشن کی راے مختلف تھی مگر اُس پر بھی گورنمنٹ نے اُنکو تخت سے خارج کیا۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ جو کمیشن مقرر ہوئی تھی حتی کہ اگر سب ممبر بالاتفاق واسطے رہائی کے راے دیتے تو بھی گورنمنٹ اُنکو ضرور تخت سے اُتارتی ہم خیال کرتے ہیں کہ اس معاملہ سے زیادہ اور کوئی خراب حکمت عملی گورنمنٹ نے نہیں کی ہوگی۔ فقط

صاحب اخبار مذکور کی یہہ راے کہ کمیشن سے پہلے تخت سے اُتار دینا واجب تھا خلاف انصاف ہو کیونکہ سرکار انگلشیہ کی بادشاہی سکھا شاہی نہیں ہو کہ جب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجاتا ہو تب گورنمنٹ حکم اخیر دیتی ہو۔ اور یہہ راے کہ ممبران کے روبرو جرم ثابت نہیں یہہ بھی غلطی ہو جرم ثابت ہوگیا۔ اگرچہ اب بھی یقین نہ آوے تو مہاراجہ ہلکر صاحب کا مراسلہ دیکھنا چاہئیے اور مہاراجہ جودھپور کے بیان سے مطابقت کرنا بہتر ہو اور جرم کسطرح ثابت ہوا کرتا ہو ۲۲ گواہ موجود ہیں۔ خراب حکمت عملی نہیں کی گورنمنٹ نے نیک عملی و مصلحت ملکی کے بموجب یہہ انصاف کیا۔

اخبار سیٹہرڈے ریویو کی راے۔ جہانتک لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر نے اِس معاملہ کو چھوڑا انکا ہر ایک امر صاف اور موافق تھا مگر جب گورنمنٹ نے مداخلت کی تو ہر ایک امر ناموافق ہوگیا۔ لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر نے اُس مقدمہ کی نسبت ایک تجویز کی اور دوسری تجویز پر عمل کیا۔ لارڈ سیلبری صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند کو سواے اسکے اور کچھہ چارہ نہ ہوا کہ یا تو لارڈ موصوف کے ساختہ پرداختہ کو تسلیم کریں یا اُنکو ہندوستان سے واپس بلالیں اور یہہ امر ناممکن تھا پس ہر حال ساختہ پرداختہ لارڈ صاحب موصوف کا تسلیم کرنا پڑا۔

شکر ہو کہ ایک اخبار نے تو کہا کہ صاحب لارڈ نارتھ بروک کی اول تجویز عمدہ اور موافق تھی اور گورنمنٹ کی کارگذاری اچھی نہیں ہوئی۔ ہماری راے میں تجاویز گورنمنٹ و جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب اس مقدمہ میں نہایت عمدہ و موقع کے ساتھہ ہوئیں۔

اخبار سپیکٹیٹر کی راے۔ گورنمنٹ ہند کا اشتہار جاری ہونے سے جیسی حالت تھی اسمین ذرا بھی بہتری نہیں ہوئی۔ فقط

یہہ راے بالکل مہمل ہو اسکے معنی ایک معمے کے طور پر اڈیٹر صاحب نے اپنے دل ہی میں رکھی ہیں۔

اخبار اوبزرور کی راے۔ گورنمنٹ کا دعوی ہندوستان کے رئیسان والی ملک کو معزول کرنیکا جائز نہیں اور اگر جائز ہو تو کیا جائز ہو۔ عوام ابھی بدستور معاملات بڑودہ پر متوجہ ہیں اُنکی توجہ میں کچھہ کمی ہوگی جبکہ تمام اخبارات آجائینگے تو پھر دربار میں اس معاملہ پر بحث ہوگی فقط

بیشک گورنمنٹ کا اختیار ہو کہ جو ماتحت سرکار انگلشیہ کے رئیس ہیں اگر وے ظلم پر کمر باندھیں اور رعیت کو تباہ کریں اور سرکار کا خوف دلمیں نہ رکھیں معزول ہو سکتے ہیں۔ اور ملہار راو نے تو ایسا ظلم رعیت پر روا کر رکھا تھا کہ جسکا بیان ہمارے گذشتہ پرچونمیں ہوچکا ہو۔

یقین کہ جسوقت تمام اخبارات گورنمنٹ دربار میں پیش کریگی تو ہمارے پرچہ بھی جناب گورنمنٹ رپوٹر صاحب بہادر معہ اپنی راے کے دربار میں پیش کرینگے فقط

عبد اللطیف

---

# منقولات

## رلیجیس آگستینس کے اقرارات

### نواں باب

### پہلی فصل

| | |
|---|---|
| اے خداوند میں تیرا بندہ ہوں میں تیرا بندہ | زبور ۳۰:۱ |
| تیری خادمہ کا بیٹا ہوں تو نے میرے بندھن | زبور ۱۱۶:۱۶ و ۱۷ |
| کھولے میں تیرے حضور شکر گذاری کے | |
| ذبیحے چڑھاؤنگا میرا دل و میری زبان تیری | |
| ستایش کریں اور میری ساری ہڈیاں یہہ | |
| کہیں کہ اے خداوند تیرا ثانی کون ہووے | زبور ۳۵:۱۰ |
| یہی کہیں اور تو مجھے جواب دے اور میری | |
| جان کو فرما کہ میں تیری نجات ہوں میں | زبور ۳۵:۳ |
| کون ہوں اور میں کیسا ہوں خواہ میرے | |

عمل خواہ گرنہ میرے اعمال تو میری باتیں خواہ اگرنہ میری نیز تو میری قوت اختیاری کیا برائی نہیں لیکن اے خداوند تو نیک اور رحیم ہی اور تیرا دہنا ہاتھہ میری موت کی پستی پر حاضر تھا اور میرے دل کو بے پایاں تباہی سے انتہا تک خالی کرتا تھا اور یہہ تیری بخشش کاملہ تھی کہ جس چیز کو میں اختیار کیا کرتا تھا اُس سے انکار کروں اور جس چیز کو تو اختیار کرتا تھا اسکو اختیار کروں لیکن اُن سب برسوں میں میری خود مختاری کہاں تھی اور کس پست و عمیق خلوت سے ایک

لحظہ میں طلب کی گئی تاکہ میں اپنی گردن کو
تیرے ملائم جوئے کے اور اپنے کندھوں متی ۱۱: ۳۰
کو تیرے ہلکے بوجھہ کے تابع کروں اے مسیح

یسوع میرے مددگار و میرے مستخلص مجھہ کو بدون اُن لطفوں کی شیرینی کے رہنا کسقدر دفعتاً شیریں معلوم ہوا اور جن سے علیحدہ رہنے کا خوف تھا اُنکو چھوڑ دینا اب کیسی خوشی تھی کیونکہ تو اُن کو میری طرف سے پھینکدیتا تھا اے تو حقیقی اور افضل شیرینی تو اُن کو پھینکدیتا تھا اور اُن کے عوض میں خود داخل ہوا اے تو جو اگرچہ نہ جسم و خون کے نزدیک تو بھی درحقیقت سب عیش و عشرت سے بڑھکر شیریں ہے اے تو جو اگرچہ سب خلوت سے زیادہ غایب تو بھی سب نور سے زیادہ تاباں ہے اور اگرچہ نہ اُن لوگوں کے نزدیک جو اپنی دانست میں عظیم ہیں تو بھی درحقیقت سب عزت سے زیادہ عظیم ہے بالفعل میری روح ڈھونڈھنے اور حاصل کرنے اور غلطان ہونے اور شہوتوں کی کھجلی کو کھرونچنے کی کھانے والی افکار سے آزاد تھی اور میں بچہ کی طرح تجھسے ہمکلام ہوتا تھا اے میرے تابش و میری دولت و میری صحت خداوند میرے خدا ॥

---

اب تو ایمان ۔ اُمید ۔ محبت ۔ یہہ تینوں موجود رہتی ہیں پر اِن میں جو بزرگ ہو وہ محبت ہی۔

## بقیہ حکایت

جسمیں ایک نیک بی بی اور بخیل کی باتیں ہیں

بولی بی بی صاحبہ یہہ بات سچ ہی پر مجھے معلوم نہ تھا کہ میرے گھر میں کوڑیاں ہیں کہ نہیں۔ تب بی بی نیک اندیش نے فرمایا بھلا وہ وہ میٹھی چاول جو تو نے کووں کو ڈال دئے سو اگر وہی اُس غریب کو دیتی تو تیرا کیا نقصان تھا اس صورت میں تو مفلس نہ ہو جاتی بلکہ غریب تجھے دعا دیتی اور خدا بھی تجھہ سے خوش ہوتا جیسا کہ دانا بادشاہ حضرت مہتر سلیمان پیغمبر داؤد پیغمبر کے بیٹے نے الہام ربانی سے یوں لکھا ہی کہ جس شخص کا دل مہربان اور رحیم ہے اور وہ غریب غربا پر ترس کھاتا ہے اور خدا کی راہ پر پیسا خرچ کرتا ہو تو اُسکو خدا برکت دیتا ہی

اسواسطے کہ آدمی کا دل خدا کا گھر ہی۔ جو کوئی اُسے خوش کرتا ہی تو خدا اُس سے خوش ہوتا ہی۔ دنیا میں مروت اور سخاوت کے برابر دوسری کوئی چیز نہیں۔ سخی حبیب اللہ ہی سخاوت سے رحمت اور شومیت سے شامت اور لعنت خالق و ملامت خلق اللہ حاصل ہوتی ہی۔ شوم بے نصیب خدا کی رحمت سے محروم دین و دنیا میں مردود ہی یقین جان کہ اپنے کھانے سے کسو کو دینا بڑا ثواب ہی۔

عقلمندوں نے کہا ہی۔ کہ دل کا راضی کرنا بڑا حج ہی اور یہہ بھی لکھا ہی کہ جو کوئی غریبوں کو خیرات کرتا ہی سو ہرگز بھوکھا ننگا نہیں رہتا۔ آیا بدخو نے جواب دیا بی بی صاحب میری یہہ عادت نہیں کہ ایسے شخصوں کو اپنا کھانا بانٹ دوں۔ اسواسطے کہ وہ بوڑھی کچھہ ذات نہیں رکھتی بازار میں ایک بڑا سا پیپل کا جھاڑ ہی وہاں اُس جھاڑ کے نزدیک ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں رہتی ہی اور میلے کچیلے کپڑوں کے سوائے اُس کمبخت کو کچھہ اور میسر نہیں کہ پہنے بڑی چیتھڑیاں ہوے بھی اُسے ہاتھہ آتی محال ہیں اور اُسے کھانے کو کچھہ نہیں ملتا بھوکھی مرتی ہی۔ بلکہ میں نے سنا ہی کہ وہ چوہے چھچھوندریں ستے اور کوڑے پر کے مرے ہوئے کتوں کو بھی کھاتی ہی۔ بی بی صاحب نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اُس بیچاری کو ایسی چیزیں کھانے سے کچھہ عیب نہیں۔ اسواسطے کہ اگر یہہ کرتا تو اچھی پاک چیزیں صفائی سے پکا کر کھاتی۔ جیسا کہ کہا ہی کہ بھوک میں روزے کے بچھو کو مردار بھی حلال ہی۔ آیا بولی بیشک بی بی صاحب اگر اُسکا مقدور ہوتا تو ایسا نہ کرتی لیکن وہ کمبخت کیا کرے وہ نہایت بوڑھی اور کمزور ہی۔ اُس سے کچھہ کام نہیں ہو سکتا تب بی بی نیک خو نے فرمایا کہ وہ ایسی نجس چیزیں کیوں کھاتی ہی۔ بولی وہ کیا کرے اُسے دوسری اچھی چیز نہیں ملتی۔ پھر بی بی نیک نہاد نے کہا آیا تو بڑی بدگمان بد دل ہی کیا تو اُس کو بوڑھی غریب مفلس جانکر حقارت سے حقیر اور ناچیز سمجھتی ہی۔ لعنت ہی تیرے فہم پر بھلا یہہ اچھی خو ہی۔ آیا نے کہا بی بی صاحبہ وہ عورت تو میرے نزدیک کچھہ مال نہیں ہی اسواسطے کہ وہ کچھہ ذات نہیں رکھتی وہ ایسی خراب گندہ بدن اور نیچ ہی کہ ہمارا حلال خور بھی اُسکے ساتھہ نہ کھاوے۔ بی بی نیک خصلت نے فرمایا وہ ذات رکھتی ہی یا نہیں سو مجھے اُسکی کچھہ فکر نہیں۔ لیکن یہہ بات تو یقین جانتی ہوں کہ وہ غریب عورت جسکو تو ناچیز اور حقیر جانتی ہی سو وہ تیری بہن ہی۔ آیا نادان بولی کب بی بی صاحبہ وہ میری بہن ہی۔ واہ یہہ بات کون باور کریگا اور کون ثابت کر سکتا ہی کہ وہ میری بہن ہی۔ کیونکہ ہمارے خاندان کے سب لوگ نیک ذات مسلمان باایمان تھے اُنمیں سے کسی نے اپنی ذات کو نہیں چھوڑا نہ اپنا ایمان کھویا۔ بی بی نیک دل نے فرمایا البتہ ہونگے پر سیہہ بھی میں تجھسے صاف کہتی ہوں کہ وہ عورت واقعی تیری اور

میری بہن ہو۔ آیا نادان نے سنکر کہا کہ ان بی بی صاحبہ ایسی بات ہو۔ واہ یہہ تو عجب بات ہو۔ پھر بھی بی بی صاحب نے فرمایا میں اے آیا بے بابا میں سمجھ سے اسکا سبب مفصل بیان کرتی ہوں۔ ہمارے پاس ایک کتاب ہو جسے کوئی پیغمبر نے تصنیف کیا ہو۔ اسمیں دنیا کے پیدا ہونے کی کیفیت لکھی ہوئی ہو۔ یعنے خدا نے دنیا اور دنیا کی سب چیزوں کو چھہ دن میں پیدا کیا اور سب سے پہلے آدم نام مرد اور حوا نام ایک عورت کو خلقت کیا۔ اُن دونوں سے سب عورتیں اور مرد جو اس دنیا میں ہیں سو پیدا ہوئے اور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ سب عورتیں اور مرد انھیں کی اولاد ہیں۔ اسمیں شک نہیں۔ پس سمجھہ کہ کوئی بھی آدمی مرد یا عورت بڑا ہو یا چھوٹا غریب یا دولتمند وہ تیری بہن یا بھائی نہیں تو کیا ہو۔ کیونکہ آدم اور حوا سب آدمیوں کے ماں باپ ہیں۔ باقی ہفتہ آیندہ

# مراسلات

## مریضوں کو مژدہ

جناب مہتمم صاحب اخبار نور افشاں سلامت

تسلیم۔ ایک مضمون فوائد عام کے لئے خدمت شریف میں ارسال ہو اگر مناسب تصور فرماویں تو ایک گوشہ اخبار پُر بہار میں جگہ بخشے۔ عنقریب ایک ہفتہ گذرا کہ بندہ بوقت شام کسی مریض کے دیکھنے کے واسطے شہر کو جاتا تھا جب مشن اسکول کے قریب پہنچا تو ایک بوڑھا بہت غریب اور مفلس دست بستہ میرے پاس آکر کہنے لگا کہ میرا ایک لڑکا بچہ سخت بیمار اور قریب المرگ پڑا ہو شاید کوئی دم میں بیدم ہو جاویگا آپ کی مہربانی ہوگی اگر ملاحظہ فرمایا جاوے۔ بندہ اسیوقت اُسکے ہمراہ ہو کر جب بیمار بچہ کے پاس پہنچا تو حسب قول بوڑہے کے کوئی دم کا مسافر دیکھا بیمار کا برا حال دیکھکر حال بیماری دریافت کیا گیا بوڑہے نے کہا کہ صاحب میرا بچہ مدت ایک سال سے بیمار ہو ہر چند علاج معالجہ کیا گیا کچھہ فائدہ نظر نہیں پڑا بلکہ روز مرہ مرض بڑہتے گئے میرے میں طاقت نہ تھی کہ اسکو ہسپتال میں حاضر کرتا کیونکہ بہت مفلس تھا اور نہ کوئی میرا رشتہ دار قوم ہی تھا کہ اُنکے ذریعہ سے اُٹھا کر حاضر ہوتا اب اسقدر سخت بیمار ہو گیا ہو کہ اُس کی زیست کی امید بالکل قطع ہو گئی پھر کہا گیا کہ تو نے مجھے کیوں نہ بلایا جو کچھہ مجھہ سے بن سکتا اُسکے واسطے علاج کیا جاتا اور خدا کے فضل سے بچ جاتا اُسنے جواب دیا کہ بھلا صاحب ہم غریب آپکو بلا ادائے صہ روپیہ فیس مقرری کیونکر بُلا سکتے ہیں اُسپر اُسے کہا گیا کہ غریب لوگوں سے فیس بالکل نہیں لیجاتی بوڑہے نے کہا کہ مجھے اس امر سے علم نہ تھا آخر شش اُنکے واسطہ ہسپتال سے دوائی دیگئی دوسرے ہی فجر سنا گیا کہ غریب بوڑہے کا بچہ ابھی انتقال میں نے اس بات پر نہایت ملول خاطر ہو کر یہہ چاہا کہ کسیطرح باشندگان شہر کو جو مفلس اور عاجز ہیں جتلایا جاوے کہ اگر کسی غریب کے گھر میں کسیطرح سے بیماری عاید ہووے جو لایق حاضری ہسپتال نہ ہووے تو بلا درخواست فیس اُنکے مکان پر جاکر مریضوں کا ملاحظہ کیا کروں اور جسقدر مجھہ سے ہو سکے اُنکا معالجہ بخوبی کروں چنانچہ سب سے بہتر یہہ پسند آیا کہ یہہ امر اخبار پر بہار نور افشاں میں جو آج کل شہر لدیانہ کے اکثر لوگوں کے پاس جاتا ہو اور اُسکا چرچا اُسکے ذریعہ سے تمام شہر کے غربا پر ظاہر ہو سکتا ہو واضح کروں کہ جو مفلس لوگ بباعث بیماری لایق حاضری ہسپتال نہوں اُنکے مکان پر بلا درخواست فیس وغیرہ جلد چلا جایا کروں اور نیز اکثر باشندگان شہر جو اوسط درجہ کے لوگ ہیں اُنکی خدمت میں گذارش ہو کہ اگر اُنکو بھی بحالت ہاے مذکورہ صدر ضرورت بُلانے بندہ پڑے تو اُن سے پوری فیس نہیں لیجایا کریگی بلکہ اُن کے حوصلہ اور مقدور کے موافق اُنکی نظر توجہہ فیس منظور اور قبول کیجاویگی مبادا کہ بخیال ادائے پوری فیس ڈاکٹری سے محروم رہیں۔

رقیمہ نیاز زبندہ گوکل چند اسسٹنٹ سرجن لدیانہ

## خط

جناب مرتب نور افشاں سلامت

خبر ذیل درج نور افشاں فرماکر مرہون منت فرمائیں وہو ہذا۔ ظاہر ہو کہ سانپ دشمن جان انسان ہو خواہ عالم ہو یا نادان ہندو ہو یا مسلمان کسیکو اسمیں کلام نہیں تاہم ہندوؤں کی خام خیالی اور صریح نادانی پر افسوس آتا ہو کہ وے اس موذی کو دیوتا جان کر ڈنڈوت کرتے دودھ پلاتے اور پالتے اور اُس کے مارنے کو کسی صورت میں جایز نہیں جانتے ہیں مگر جب اُس کا موقع لگے وہ اپنے پرستاروں سے کبھی درگذر نہیں کرتا چنانچہ کل کا ذکر ہو کہ مسمی دالو مہاجن کو جسنے اپنی دوکان میں ایک سانپ کو تین چار برس سے پال رکھا اور دودھ پلاتا تھا بوقت دوپہر سوتے ہوئے کاٹ کھایا ہر چند بہتیرے جنتر منتر اور جھاڑا پھونک عمل میں آیا کچھہ مفید نہوا اور تین گھنٹے بعد مہاجن مذکور راہی عدم ہوا۔

روایت ہو کہ ڈالو مذکور نے اُس دیوتا کو پکڑوانے کا ارادہ کیا تھا اس نے خواب میں کہا کہ اگر تو مجھے پکڑوانا چاہتا ہو تو میں تجھے جیتا نہ چھوڑونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا طرفہ تر یہہ کہ جب جھاڑا پھونک بے سود معلوم ہوئی اور مارگزیدہ کا کام تمام ہوتا چلا تب اُسکے خویش و اقربا بحالت مایوسی پادری ڈاکٹر کلارک صاحب کے پاس اُسکے علاج کے لئے ملتجی ہوئے ڈاکٹر صاحب نے جاکر دریافت کیا کہ وہ شخص عرصہ سے مرچکا ہو تاہم جھاڑنے والے اُسکو

لئے بیٹھے اور ڈھینک بجا کر جگاتے اور غل مچاتے تھے اور جب ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہہ شخص مرگیا ہو تو لوگوں نے یقین نہ کیا اور آدھی رات تک اُس کی مٹی خراب کرنے بعد لاچار صبح کو داغ دیدیا۔

یہہ تمثیل اس امر کو بثابت کرتی ہو کہ اس دنیا کے لوگ اپنے دشمن جان شیطان کو اپنا بزرگ جانکر اُسکی فرمانبرداری کرتے اور اُسکے زہر دندان یعنی عصیان کو دور کرنیکے لئے صحیح معالجہ یعنے مسیح پر ایمان لانیکے بدلے اپنے ہی کاموں پر نجات کا بھروسا رکھتے ہیں اور آخر کو یہہ سب بنیاد یہ معلوم کرکے مایوسی کے ساتھ ابدی ہلاکت میں پڑتے ہیں کاش کہ اہل دنیا اس پرانے اژدہے کے اثر زہر سے نجات پانیکے لئے بعوض جھاڑ پھونک یعنی اپنے اعمال ظاہری کے اس معالج حقیقی کے اوپر نظر ایمان سے دیکھیں جسنے اُسکے سر کو کچلا ہو اور تب وے ضرور بچ جاینگے۔ اس بات کی سند ہمیں پاک کلام سے ملتی ہو کہ جب موسیٰ نے سانپ کو جنگل میں اونچا کیا ضرور ہو کہ اسیطرح انسان کا بیٹا اونچا کیا جاے تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو یوحنا ۳-۱۴ باقی علاج پیچ ہو فقط

راقم حسن علی از نصیرآباد وشن

## اخبارات ملکی وولایتی

**سرجنٹ بالن ٹین**۔ اخبار ٹائمز لنڈن میں سرجنٹ بالن ٹین صاحب وکیل ملہر راو سابق راجہ بڑودہ نے ایک چٹھی طول طویل چھپوائی ہو جسکا خلاصہ یہہ ہو کہ اخبار میں لکھنے کو کافی جگہہ نہیں ہو جسطرح کہ ملہر راو کی طرف بے ایمانی ہوئی ہو۔ مگر وہ کوشش کرکے انگریزی عام میں ظاہر کردینگے کہ ایسی نامنصفی اور بے رحمی سے انصاف اُسکا ہوا ہو۔ کیا خوب ہوتا جو وکیل صاحب اپنے موکل کے اُن ظلموں پر بھی نظر ڈالتے جو انہوں نے اپنی حکومت میں کئے ہیں پھر بجوش ہمدردی ابناے جنس کے ایسا فرماتے کیونکہ ظالم کی نج کی نامنصفی اور بے رحمی میں داخل نہیں ہو۔ ہاں اگر ملہر راو عادل ہوتا اور اُسکے ساتھہ ایسا کیا جاتا تو ہم بھی وکیل صاحب کے ہمزبان ہوتے اور اب اُنکے ہم نوا ہونا از روی انصاف ایسا ہو کہ جیسے مجرم کی سفارش کرنی

نکوئی با بداں کردن چنانست
کہ بدکردن بجاے نیک مرداں

**باغیوں کی ہلاکت**۔ پولیس نے زیر حکم مسٹرائی پی فن صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جھانسی نے وہاں کے باغیوں کو ۱۵ تاریخ مقام للت پور مارڈالا اس لڑائی میں ایک کانسٹبل بھی مارا گیا۔ کشور سنگہ ڈاکو جو ہندیر سنگہ کے ہمراہ قرب وجوار جھانسی حلہ کرتا پھرتا تھا اب وہ ایک مقام متصل جھانسی میں پکڑا گیا۔ یقین کہ سزا پاویگا۔

**شہزادہ ویلس**۔ بتقریب تشریف آوری شہزادہ صاحب کے کیمپ قواعد کا ۱۵ دسمبر تک جمع ہو جاویگا۔ کمانڈر انچیف صاحب نے منظوری فرمائی تاریخ ورود شہزادہ صاحب سے قواعد شروع ہوگی۔ تخمینہ خرچ کیمپ کا ۳ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کا ہو۔ تفصیل فوجوں کی یہہ ہو۔ توپخانہ ۴ گھوڑونکی باٹری اور ۲ فلڈ باٹری ایک بھاری ایک پہاڑی باٹری کل ۱۲ باٹری جنمیں ایک ہزار ۳ سو چالیس آدمی ۳۰ توپ اور بندوقیں۔ انگریزی رسالہ کی ۴ رجمنٹیں ۱۴ سو آدمیوں کی۔ ہندوستانی رسالہ کی ۶ رجمنٹیں قریباً ایک سو پچاس آدمیوں کی۔ انگریزی انفنٹری کی ۱۰ رجمنٹیں ۹ ہزار ۴ سو آدمیوں کی۔ ہندوستانی انفنٹری کی ۱۵ رجمنٹیں ۹ ہزار ۹ سو آدمیوں کی۔ سفرمینا کے ۶ سو آدمی کل بیس ہزار ایک سو ۹۰ آدمی ۳۷ توپیں ہونگی۔ دہلی میں ایک

عجیب قسم کا دربار ہوگا اور تماشہ قابل دید ودرکان دارونکے بڑے گھرے ہونگے۔

**قرضہ نواب مرشدآباد**۔ ایک اخبار سے خبر ملی ہو کہ کمشنروں نے بابت قرضہ نواب ناظم مرشدآباد کے دو قرضداروں۔ راے دھنپت سنگہ اور راے لچھمی پت سنگہ کا فیصلہ اسطرح کردیا کہ پہلے قرضخواہ کو ۲ لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ ملے اور دوسرے کو ۲۰ لاکھ ۳ ہزار اصل قرض اور بارہ روپیہ سال فیصدی سود دیا جاوے۔

**مزاج سرسالار جنگ** وزیر حیدرآباد دکن نے تجویز کی ہو کہ گرم موسم میں وہ پہاڑوں کے اندر رہا کریں چنانچہ ایک افسر انجنیر کو حکم ملا ہو کہ وہ مقام کوہ دانتاگڑھ کے پچھاں کیطرف پیمایش کرے کیونکہ گورنمنٹ حیدرآباد کیطرف سے وہاں ایک مکان اور ایک محلسراے تعمیر ہوگی ہمکو تعجب ہو کہ ہندوستانیوں کو بھی اُنکے وطن کی گرمی ستانے لگی۔ بھلا یورپین لوگ گرمی سے گھبرا کر پہاڑوں اور سرد مقاموں میں جاتے ہیں یہہ وجہہ ہو کہ وے سرد ملک کے رہنے والے ہیں گرمی کے متحمل نہیں ہوسکتے اور یہہ تو پیدایش ہی سے گرمی کے عادی ہورہے ہیں عادت کے خلاف کرنا غیروں کے سامنے خندہ زنی کا باعث ہوتا ہو۔

**مدرسہ صنعتگری**۔ لاہور میں جناب میجر ہالرائڈ صاحب ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے نیا مدرسہ دستکاری کا قایم کردیا۔ صنعت نجاری وغیرہ کا کام طلبہ کو سکھایا جاتا ہو۔ تین اُستاد مقرر ہوئے ہیں اور ہیڈ ماسٹر مبلغ ۱۰۰ روپیہ ماہوار کا مقرر کیا گیا یقین کہ پنجاب کے ہر ایک ضلع میں اُس مدرسہ کی شاخیں قایم ہونگی۔

**رگہبیر سنگہ** صاحب لارنس گزٹ اپنے کارسپانڈنٹ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ رگہبیر سنگہ مدعی ریاست اندور

سہارنپور کے جیلخانہ سے پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا ہوگیا اور سنا گیا کہ اپیل اسکا صاحب جج بہادر کے ہاں ہوگیا ہے۔

یہہ عجیب معاملہ ہے کہ کبھی دعویدار قید ہوتا ہے اور کبھی رہائی پاتا ہے شاید اس مرتبہ اپیل کی پیروی کیواسطے ضمانت پر چھوٹا ہے بشرطیکہ ہمارا اقیاس درست ہو۔ دوسرا التعجب یہہ ہے کہ صاحب اخبار اختر ہند اپنے شہر کے ایسے بھاری مقدمہ کی بالکل خبر نہیں لکھتے کیونکہ بہ نسبت اوروں کی تحریر کے انکی تحریر درست معلوم ہو۔

**سر ڈگلس فورسائیہہ صاحب**۔ صاحب موصوف ۱۵۔ جون کو شاہی دربار برہما میں پہنچے وہاں انکی بڑی خاطر داری ہوئی۔ یقین کہ جلد کچھہ نتیجہ نکلے۔

**پارسل** سلسلہ آمدرفت پارسل درمیان جرمنی و ہندوستان یکم جولائی سنہ ۱۸۸۰ء سے کھولا جاویگا۔

**باہمی اقرار**۔ ایک تاربرقی کا اظہار ہے کہ مملکت روس اور انگلستان الحال معاملہ وسط ایشیہ کے بابت باہمی اقرار ہو رہے ہیں۔

**سلطان زنجبار**۔ ۱۰ جون سنہ ۸۰ء کو خیر و عافیت سے داخل انگلستان ہوئے اور مسٹر لوبرک صاحب نے گورنمنٹ کی جانب سے ایک سپاسنامہ پڑھا۔ لارڈ ڈربی صاحب نے بھی سلطان سے ملاقات کی۔

**کاشغر**۔ کاشغر کے بارے میں جو یہہ افواہ روس کے اخباروں میں مشہور ہوئی ہے کہ چین والے اوسپر حملہ کرینگے بڑی طیاریاں کر رہے ہیں غالب ہے کہ صحیح ہو کیونکہ مسٹر شا صاحب متعینہ یارقند کے پاس جو چٹھیاں حال میں آئیں اُنسے اسکا کچھہ ذکر پایا نہیں جاتا کاشغر میں بھی کچھہ اسکا چرچا نہیں ہے اور امن امان معمولی کارروائی میں کچھہ فرق نہیں ہے۔

**حقہ کی ممانعت**۔ حالمیں بسبب آتش زدگی دفتر بورڈ الہ آباد کے سرکار نے حکم جاری کیا ہے کہ کسی محکمہ میں کوئی شخص نہ پینے پاوے اور اسکی تعمیل افسر محکمہ کے تعلق رہیگی۔ فقط

**قران کا جلانا**۔ اخبار وکیل ہندوستان سے معلوم ہوا کہ امرتسر میں وہابیوں نے نیا قران لیکر سر بازار ۱۲ جون سنہ ۸۰ء کو جلادیا۔ اسپر سنی صاحبان نے محکمہ انزیری مجسٹریٹ میں دعوا اہانت مذہب و حرمت قران کا دایر کیا۔ چونکہ یہہ مقدمہ پیچیدہ اور معاملات مذہب سے تعلق رکھتا ہے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اپنے محکمہ میں طلب کرلیا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ نکلے۔

ہماری راے میں اگر جلانے والوں نے بطور دل دُکھانے سنی صاحبان کے قران کو جلایا ہو تو ضرور لایق سزا کے ہیں کیونکہ اگر سزا نہوئی تو پھر بھی شاید کچھہ اور شرارت کریں بمبئی میں جو فساد ہوا تھا یہی دل دُکھانے کا باعث تھا۔

دوسرے اگراُن وہابیوں نے مولوی غلام علی صاحب قصوری کے رسالہ تحریق الاوراق پر عمل کیا ہو تو سزا سے بری ہونے واجب ہیں کیونکہ جب ایک عالم کا فتوے کے بموجب یہہ عمل کیا گیا ہے تو کیا قباحت ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان صاحب خلیفہ سویم نے بہت سے قران عمداً جلا دئے تھے اور صدہا آیتیں قران کی پیرجی صاحبان اب بھی جلاتے ہیں اور بعض بیماری میں سورہ یٰسین کو روٹی پر لکھکر کتے کو کھلاتا بلاتے ہیں اُسوقت کوئی اہانت وغیرہ کا خیال نہیں کرتا ہے تیسرے۔ قران کلام خدا اگر تصور کیا جاتا ہو تو اصول کے بموجب کلام وہ ہے جو منہہ سے نکلے نہ کہ کاغذ اور سیاہی اور یوں لڑائی کرنیکے واسطے تو اگر انگلی بھی کوئی کرنے والے کی طرف کرے تو لڑنے والا فوراً لڑ سکتا ہے۔

## لودیانہ

اس ہفتہ میں بھی گرمی کا بڑا زور و شور رہا سنا ہے کہ بعض دیہات قرب و جوار میں کچھہ کچھہ بارش ہوگئی ہے۔ اتوار کی رات کو یہاں بادل خوب جھکر آیا۔ تیزی ہوا سے یوں ہی دو چار بوندی ڈال کر چلا گیا۔

غلہ منڈی کی مسجد میں کوئیں کے اوپر طالبعلمان عربی خواں نے گوشت کو دھویا۔ اہل ہنود نے صاحب سپرنڈنٹ پولیس کے یہاں استغاثہ کیا جسپر حکم ہوا کہ رات کے وقت کوئی طالب علم مسجد میں رہنے نہ پاوے اگر طالب علم وہاں رات کو سکونت رکھتے تو دنگہ فساد کا احتمال ضرور تھا دو ہفتہ سے نئے محلہ میں کوری اینٹیں پڑتی ہیں پولیس نے بہت جستجو کی آخرکار خود ہی بند ہوگئیں۔

مشن اسکول میں جو ایک ماہ کی تعطیل ہوئی تھی ایام منقضی ہوگئی آج سے اسکول جاری ہوگیا ہے۔

اس ہفتہ میں کئی ایک کونجڑوں پر خراب خربزے فروخت کرنے پر صاحبان انزیری مجسٹریٹان نے جرمانہ کیا۔

## اشتہار



مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا